REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
"رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ"

خطبہ نمبر ۱۰

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

روزنامہ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ ‖ یکم شہادۃ ۱۳۳۷ھش یکم اپریل ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ
"کل سے دائیں پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت و مقدس تقریب

مسجد مبارک میں عظیم الشان جلسہ۔ جملہ دفاتر اور ادارہ جات میں عام تعطیل

شہر کی عمارتوں اور بازاروں میں چراغاں

ربوہ ۳۰ مارچ۔ آج یہاں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت و مقدس تقریب عشق و محبت اور اخلاص و عقیدت کے گہرے جذبات کے ساتھ پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس موقعہ پر صبح مسجد مبارک میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کے عظیم الشان کارناموں اسلام کے غلبہ کی بشارتوں اور ان کے عملی ظہور کے اذکار مقدس سننے کے لئے اہالیان ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ علماء سلسلہ اور بعض دیگر احباب نے اپنی ایمان افروز تقاریر میں مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت آپ کے بلند مقام اور آپ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کی تفصیلات پر نہائت عمدہ اور احسن پیرائے میں روشنی ڈالی۔ اور اس امر کو بڑی خوبی اور وضاحت سے پیش کیا۔ کہ حضور علیہ السلام کی بعثت سے دنیا میں غلبۂ اسلام کا وہ عظیم الشان دور جس کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ اسلام کی فتح اور اس کے غلبہ کے آثار دن بدن نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ایک دنیا اسلام کی طرف کھنچی چلی آ رہی ہے۔

آج اس تقریب کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر ماتحت اداروں اور مدارس میں عام تعطیل رہی۔ علاوہ ازیں رات کو مسجد مبارک صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر نیز دیگر بڑی عمارتوں اور بازاروں میں رنگ برنگے قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔

جلسہ کی مختصر کارگزاری

جلسہ صبح ساڑھے سات بجے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ سب سے پہلے محمد اسلم صاحب شاد نے تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل زمانے کی حالت پر روشنی ڈالی۔ اور خود اس زمانے کے مسلم زعماء کے الفاظ میں اسلام اور مسلمانوں کی کس مپرسی کا درد انگیز نقشہ پیش کیا۔ مکرم خلیفہ صلاح الدین صاحب نے آدم ثانی کے متعلق آدم اول کی پیشگوئی کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے ایک قدیم ترین کتبہ کے متعلق جدید ریسرچ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس کتبہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں درج ہیں جو آپ نے آئندہ چھ ہزار سال میں رونما ہونے والے واقعات کے متعلق کی تھیں۔ چنانچہ اس میں صاف مذکور ہے کہ چھ ہزار سال بعد دنیا میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوگا۔ آپ نے محققین کے حوالے پیش کر کے ثابت کیا کہ اس پیشگوئی کے رو سے اس موعود نبی کو سنہ ۱۸۸۱ء میں ظاہر ہونا تھا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اور آپ نے اس امر کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کیا کہ میں ساتویں ہزار کے آغاز میں اصلاح خلق اور اعلائے کلمہ اسلام کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ آپ کے بعد جمیل الرحمن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اس ضمن میں حضور کی تحریرات سے ہستی باری تعالیٰ نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام اور ارفع و اعلیٰ شان اور قرآن مجید کی عظمت پر احسن پیرائے میں روشنی ڈالی بعد ازاں محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں آپ کے مقام کو واضح کیا۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے نے دشمنوں کے ساتھ آپ کے سلوک پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں آپ کی زندگی کے بعض نہائت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات اور نشانات پر ایک مبسوط تقریر کی۔ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر نے اسلام کی تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان لٹریچر اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کو واضح کیا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر کرتے ہوئے ان تین امور کو وضاحت سے پیش کیا کہ حضور علیہ السلام نے زندہ خدا پر زندہ ایمان اور زندہ یقین پیدا کیا۔ اسلام کی خاطر قربانیاں کرنے والی ایک مضبوط جماعت قائم فرمائی۔ اور اس امر کو دلوں میں جاگزیں فرمایا کہ دعا ایک زندہ طاقت ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنی ایک اچھوتی تقریر میں حضور علیہ السلام کی ان اصلاحات پر روشنی ڈالی۔ جنہیں آج اغیار تک اپنانے اور انہیں دل سے قبول کرنے پر مجبور ہیں۔ اور ان پر عمل پیرا ہو کر ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ نے اس کی متعدد مثالیں دے کر ثابت کیا۔ کہ حضور علیہ السلام کی بعثت کس طرح مسلمانوں کی کایا پلٹنے کا موجب ہوئی۔ اور کس طرح آپ کے ذریعہ ان کا علمی اخلاقی اور

(باقی دیکھیں صہ ۸ پر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رمضان اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

اس مہینے میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا اور قبول کرتا ہے

دوست ان ایام میں میرے لئے بھی خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے اور اسلام کی خدمت کرنے والی زندگی عطا فرمائے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱ مارچ ۱۹۵۸ء

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (بقرہ ع ۲۳)

اس کے بعد فرمایا:-

یہ آیت قرآن کریم میں روزوں کے متعلق آتی ہے اور

روزوں کے دن

کل سے شروع ہونے والے ہیں۔ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیگا وہ روزہ رکھیں گے۔ اور رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں گے۔

یہ آیت جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ اس میں بھی روزوں کی برکات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ رمضان کے ایام میں خاص طور پر

دعائیں قبول ہوتی ہیں

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب آجاتا ہے۔ دوسرے ایام کے متعلق تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنا فرمایا ہے کہ صبح اور عصر کی نمازوں میں خدا تعالیٰ کے ملائکہ اکٹھے ہوتے رہیں۔ اور وہ بندوں کا ذکر اٹھا کے خدا تعالیٰ تک لے جاتے ہیں اور تہجد کے وقت کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ آسمان سے اتر آتا ہے۔ اور وہ بندوں سے کہتا ہے کہ جو کچھ تم مانگنا چاہتے ہو مجھ سے مانگو۔ لیکن قرآن کریم بتاتا ہے کہ خصوصیت کے ساتھ یہ چیز رمضان میں حاصل ہوتی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے

کہ ان ایام میں سحری کے وقت اٹھنے کی وجہ سے تہجد کا موقعہ زیادہ ملتا ہے۔ اور عام طور پر جو لوگ تہجد پڑھنے میں سست ہوتے ہیں۔ وہ بھی ان ایام میں سحری کھانے کے لئے اٹھتے ہیں۔ اور تہجد پڑھ لیتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنوں میں میں اپنے بندوں کے قریب ہو جاتا ہوں۔ اور ہر اخلاص کے ساتھ دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ وہ بھی میری باتوں کو سنے اور ان پر عمل کرے۔ دوستی ایک طرف کی نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ دوستی دونوں طرف سے ہوتی ہے پس فرماتا ہے فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي۔ میں ان کی دعائیں تو سنوں گا۔ مگر

اس کے لئے ضروری ہے

کہ وہ بھی میرے احکام پر لبیک کہیں۔ یعنے جو احکام میں ان کو دوں وہ ان کو قبول کریں۔ وَلْيُؤْمِنُوا بِي اور خالی لبیک نہ کہیں بلکہ یقین رکھیں کہ ہم جو دعا کر رہے ہیں۔ وہ ضرور قبول ہوگی۔ وَلْيُؤْمِنُوا بِي میں جس ایمان کا ذکر ہے۔ اس سے مراد خالی ایمان نہیں کیونکہ اگر کسی دل میں ایمان نہیں ہوگا۔ تو وہ روزہ کیوں رکھے گا۔ اور دعائیں کیوں کرے گا۔ وَلْيُؤْمِنُوا بِي کے معنے یہ ہیں کہ وہ توکل کرے اور میرے متعلق یقین رکھے۔ کہ میں اس کی دعائیں ضرور سنوں گا۔ اور اسے ناکام و نامراد نہیں رکھوں گا۔ اس یقین کے ساتھ جو شخص دعا کرے۔ وہی "الداع" کہلانے کا مستحق ہے۔ اور اس کی دعا سنی جاتی ہے۔ اور پھر جو توکل کرتا ہے۔ اور یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ میری ضرور سنے گا اس کو اللہ تعالیٰ

اعلیٰ درجہ کے کمالات روحانیہ

تک پہنچا دیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ اور "لعل" کے متعلق لغت والے لکھتے ہیں کہ جب یہ لفظ خدا تعالیٰ کے لئے بولا جائے تو اس وقت اس کے معنے یقین کے ہوتے ہیں (مفردات راغب) پس لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ کے یہ معنے ہیں کہ اگر ان کے دل میں یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ ان کی دعائیں ضرور سنے گا۔ تو خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو یقینی طور پر قبولیت عطا فرمائے گا۔

یہی وہ مقام ہے

جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عبادت کرتے وقت ہر انسان کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے یا کم سے کم وہ یہ سمجھے کہ خدا مجھ کو دیکھ رہا ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے دیکھنے کے یہی معنے ہیں کہ وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ ورنہ دیکھنے کو تو وہ عرش سے بھی دیکھ رہا ہے۔ درحقیقت اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کے اتنے قریب آجاتا ہے کہ انسان یہ یقین کرنے لگ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ بلکہ اس سے ترقی کر کے وہ اس مقام کو بھی حاصل کر لیتا ہے جس میں وہ خود بھی خدا تعالیٰ کو دیکھنے لگ جاتا ہے۔

پس یہ دن نہایت رحمتوں اور برکتوں کے ہیں۔ چاہیئے کہ آپ لوگ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔

میں نے یہ تجربہ کیا ہے

کہ جن دنوں جماعت کے دوست میری صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں کرتے ہیں۔ میری صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ جب سے ہم جابہ سے آئے ہیں میری صحت گرتی جا رہی ہے۔ درمیان میں جلسہ کے قریب میری صحت کچھ اچھی ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے میں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقاریر کر لیں۔ مگر اس کے بعد میری صحت گرتی چلی گئی۔ اس لئے جو باتیں میں پہلے آسانی سے کر لیتا تھا۔ وہ میں اب نہیں کر سکتا۔ اب کے میں علاج کے لئے کراچی گیا تو وہاں کے ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد جو نسخہ مجھے استعمال کے لئے بتایا اس سے مجھے کسی قدر فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد جو دوسرا نسخہ انہوں نے استعمال کے لئے بتایا تھا۔ وہ میں نے پہلی دفعہ ۱۵ مارچ کو استعمال کیا تھا اور آج ۲۱ ہے مگر میری ٹانگ کی خرابی دور نہیں ہوئی ہر چند

کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے یہ سبق دیا ہے کہ یہ چیز ہمارے فضل اور جماعت کی دعاؤں سے وابستہ ہے ڈاکٹروں کے علاج سے یہ کام نہیں بنے گا۔ پس جہاں دوست دوائے دکھیں وہاں وہ

اِس بات کے لئے بھی دعا کریں

کہ اللہ تعالیٰ مجھے صرف سانس لینے والی زندگی نہ دے بلکہ ایسی زندگی دے جس میں مَیں اسلام کی کوئی خدمت کرسکوں سانس لینے والی زندگی تو مجھے اس بیماری میں بھی حاصل ہے۔ اگر میں بیماری کی وجہ سے لیٹا ہوا ہوتا ہوں اور کوئی میرے پاس آجاتا ہے تو میں اس سے باتیں کرلیتا ہوں۔ لیکن یہ نہیں کہ میں کوئی کام کرسکوں مثلاً کل مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول والوں نے اپنی مسجد کے افتتاح کے لئے بلایا لیکن بیماری کی وجہ سے میں وہاں نہیں جاسکا۔ آج مجھے ہسپتال والوں کی طرف سے بلایا گیا ہے۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ میں وہاں جاسکوں گا یا نہیں پس کام کرنے والی زندگی اور ہوتی ہے اور خالی سانس لینے والی اور ہوتی ہے

سُلطان ٹیپو کے متعلق

تاریخوں میں لکھا ہے۔ کہ جب وہ آخری دفعہ انگریزوں سے لڑا۔ اور لڑتے لڑتے قلعہ کی فصیل پر چڑھ گیا۔ اور اسے گولی لگی۔ تو وہ خندق میں اندر کی طرف گر گیا اس وقت اس کے چند جانباز سپاہی انگریزوں سے لڑتے لڑتے مارے گئے اور اس پر گر گئے۔ دوسری طرف سے انگریزی فوج اندر داخل ہوگئی۔ اور اس نے حکم دیا۔ کہ ٹیپو کی لاش تلاش کی جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان کردیئے کہ باہر تو جانباز سپاہی دشمن سے لڑتے رہے اور محل کے اندر عورتوں نے انگریزوں کا مقابلہ شروع کردیا یہاں تک کہ جب انگریزی فوج محل کے پاس پہنچی۔ تو انہوں نے کہا۔ محل کے اندر دیکھو۔ شاید وہ زخمی ہوکر اندر نہ پڑا ہو۔ لیکن جب انہوں نے محل کے اندر جھانکا تو سارا صحن عورتوں کی لاشوں سے بھرا ہوا تھا۔ تب انہوں نے کہا۔ واقع میں یہ بہت بڑا شخص تھا۔ کہ اس کے لئے ہزاروں عورتوں نے قربانی کرکے اپنی جانیں دیں اس خیال سے کہ شاید ٹیپو زخمی ہوکر اندر آئے تو ہم اس کی مدد کرسکیں۔ شہر کی عورتیں محل کے اندر جمع ہوگئی تھیں اور جب انگریز محل میں داخل ہوئے تو وہ ساری کی ساری ان سے لڑتی ہوئی ماری گئیں پھر انگریزوں نے اپنے غصہ کو اس طرح نکالا کہ اپنے کتوں کا نام انہوں نے ٹیپو رکھنا شروع کردیا۔ یہ نام کسی زمانہ میں اس قدر عام تھا کہ ہم جب بچے تھے تو سمجھتے تھے۔ کہ شاید "ٹیپو" کے معنے ہی کتے کے ہوتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک دفعہ ایک کتا ہمارے دروازہ پر آیا۔ میں وہاں کھڑا تھا۔ اندر کمرہ میں حضرت صاحب تھے۔ میں نے اس کتے کو اشارہ کیا۔ اور کہا ٹیپو، ٹیپو، ٹیپو۔۔ حضرت صاحب بڑے غصہ سے باہر نکلے اور فرمایا۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ انگریزوں نے تو دشمنی کی وجہ سے اپنے کتوں کا نام ایک صادق مسلمان کے نام پر ٹیپو رکھ دیا ہے۔ اور تم ان کی نقل کرکے کتے کو ٹیپو کہتے ہو خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ میری عمر اس وقت شاید ۸۔۹ سال کی تھی۔ وہ پہلا دن تھا۔ جب سے میرے دل کے اندر

سُلطان ٹیپو کی محبت

قائم ہوگئی۔ اور میں نے سمجھا کہ سُلطان ٹیپو کی قربانی رائگاں نہیں گئی۔ خدا تعالیٰ نے اس کے نام کو اتنی برکت دی۔ کہ آخری زمانہ کا مامور بھی اس کی قدر کرتا تھا۔ اور اس کے لئے غیرت رکھتا تھا۔ میں نے یہ ذکر اس لئے کیا ہے کہ کام کی زندگی ہی قابل ذکر ہوتی ہے جب ٹیپو سلطان گولی کھا کر فصیل سے نیچے گرا۔ تو اس کے دو جاں نثار سپاہی اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ اور انہوں نے کہا حضور انگریزی فوج محل کی طرف آرہی ہے۔ اور آپ شدید طور پر زخمی ہوچکے ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ آئیں تاکہ ہم کسی طرح آپکو قلعہ سے نکال دیں۔ اس پر ٹیپو سلطان نے بڑے جوش سے کہا۔ کہ گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے شیر کی دو گھنٹے کی زندگی اچھی ہوتی ہے۔ میں گیدڑ کی سی زندگی قبول کرنے کیلئے تیار نہیں مجھے گیدڑ کی سو سال کی زندگی کی ضرورت نہیں مجھے

شیر کی سی دو گھنٹے کی زندگی زیادہ پیاری ہے۔ اگر میں دو گھنٹے تک یہاں لڑسکتا ہوں اور شیر کی مثال قائم کرسکتا ہوں۔ تو یہ دو گھنٹے کی زندگی مجھے زیادہ پیاری ہے اور سو سال کی زندگی مجھے پیاری نہیں۔ میرے دل میں بھی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جتنی زندگی دے وہ کام والی زندگی دے جس میں مَیں اسلام کی خدمت کروں اور اس کی ترقی اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ خالی سوچنے والا دماغ کافی نہیں۔ فعال ہاتھ ہوں۔ فعال ٹانگیں ہوں۔ جن سے انسان ہر موقع پر عملاً خدمتِ دین کرسکے۔

یہ اصل زندگی ہے

خالی دماغ کا چلتے رہنا اصل زندگی نہیں کیونکہ دماغ تو بعض اوقات ایسی بیماریوں میں بھی جن میں انسان بے ہوش ہوتا ہے کام کرتا رہتا ہے چنانچہ فالج کے حملہ کے بعد میری بیوی نے مجھے بتایا۔ کہ جب آپ پر فالج کا حملہ ہوا تھا تو آپ جلدی جلدی بعض ہومیو پیتھک دواؤں کے نام لیتے جاتے تھے۔ جو فالج کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ اور کہتے تھے کہ مجھے فلاں دوائی پلاؤ۔ فلاں دوائی پلاؤ۔ اب دیکھو اس وقت اگرچہ میں بے ہوش تھا۔ مگر بے ہوشی میں بھی میرا دماغ کام کررہا تھا۔ اور میں ان دواؤں کے نام لے رہا تھا۔ جن کے متعلق ہومیو پیتھک والوں کا خیال ہے کہ ان سے فالج کو فائدہ ہوتا ہے۔ تو خالی دماغ کا کام کرنا کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ ایسی زندگی کی بھی ضرورت ہے جس میں انسان کو فعال طاقت حاصل ہو۔ اس کے ہاتھ بھی کام کریں۔ پاؤں بھی کام کریں۔ اور سارا جسم خدمت کا بوجھ اٹھاسکے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت

جب قریب آیا۔ تو آپ کا دماغ کام کررہا تھا۔ لیکن جسم کمزور ہوچکا تھا۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کو مسجد میں پیغام بھیجا کہ نماز پڑھا دیں پہلے آپ بیماری میں بھی باہر آتے رہتے تھے اس لئے۔ جب صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھتا دیکھا۔ تو انہوں نے خیال کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف ہے ایک دن آپ آہستہ آہستہ اس کھڑکی تک آئے جو مسجد میں کھلتی تھی تاکہ آپ اپنی آنکھوں سے مسلمانوں کو دیکھ سکیں۔ جب آپ نے پردہ اٹھا کر مسجد میں جھانکا تو صحابہؓ نے خیال کیا۔ کہ شاید آپ نماز پڑھانے کے لئے تشریف لارہے ہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑکی کا پردہ گرادیا۔ اور چارپائی پر جاکر لیٹ گئے اسکے بعد پھر آپ کو اٹھنا نصیب نہیں ہوا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ تو دیکھو آپ کا دماغ وفات تک کام کررہا تھا مگر

آپؐ کی فعّال زندگی

اس وقت تک ہی رہی جب آپ نے آخری حج کیا۔ حجۃ الوداع تک آپ کو فعّال زندگی ملی۔ مگر اس کے بعد آپ کو فعّال زندگی نصیب نہیں ہوئی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ آپؐ کی وفات نمونیہ سے ہوئی ہے تو دیکھو آپکا دماغ بیماری کی حالت میں بھی کام کررہا تھا۔ اس لئے آپ کمرہ سے باہر آگئے اور کھڑکی کا پردہ اٹھا کر مسجد کے اندر جھانکا مگر جب آپ نے دیکھا۔ کہ لوگ آپؐ کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ تو آپؐ نے خیال فرمایا کہ مجھے دیکھ کر ان کو اور صدمہ ہوگا۔ اس لئے آپ اندر تشریف لے گئے اور واپس جاکر چارپائی پر لیٹ گئے۔ بعد میں آپ کو چارپائی سے اٹھنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔ آپ بیماری میں بات بھی نہیں کرسکتے تھے۔ ہاں اشاروں سے کام لے سکتے تھے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دماغ اس وقت تک کام کررہا تھا چنانچہ

حدیثوں میں آتا ہے

کہ حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ ایک دن مسواک لئے ہوئے اندر داخل ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ایسا اشارہ کیا جس سے حضرت عائشہ رضؓ نے سمجھا کہ آپ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مسواک لی پھر آپ نے اشارہ کیا کہ میرے دانت چبا نہیں سکتے تم اپنے دانتوں سے چبا کردو۔ چنانچہ انہوں نے مسواک چبا کر آپ کی خدمت میں پیش کی۔ غرض وفات تک آپ کا دماغ کام کرتا رہا۔ مگر آپ کی فعّال زندگی کا ثبوت جس میں آپ کے ہاتھ اور پاؤں بھی کام کرتے رہے۔ حجۃ الوداع تک ملتا ہے آپ خود سب لوگوں کو ساتھ لے کر گئے اور انہیں حج کروایا۔ بلکہ ایک موقعہ پر ایسا ہوا کہ آپ کی سواری نے ٹھوکر کھائی۔ اور آپ گر گئے اور مستورات بھی جو آپ کے ساتھ سوار تھیں گر گئیں۔ ایک انصاری رضؓ نے اونٹ پر سے چھلانگ لگادی۔ اور وہ آپ کی طرف دوڑے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ خدا تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے آپ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو۔

عورتیں کمزور ہوتی ہیں

ان کی طرف جاؤ اور ان کو اٹھانے کی کوشش کرو۔ یہ نقال زندگی تھی جس میں آپ سمجھتے تھے کہ گویں گر گیا ہوں مگر اب بھی میں طاقت رکھتا ہوں کہ کھڑا ہو جاؤں۔ ضرورت عورتوں کی مدد کی ہے جو آپ کھڑی نہیں ہو سکتیں۔ پس اگر دوستوں کی دعائیں ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ تھوڑے ہی دنوں میں افاقہ ہونا شروع ہو جائیگا اور وہ تکلیف جو اکتوبر میں شروع ہوئی تھی وہ آپ ہی آپ ہٹ جائے گی۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے اور جو خدا مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے وہ زندوں کو طاقت کیوں نہیں دے سکتا

ضرورت صرف یہ ہے

کہ ہم اس سے مانگیں اور اس کا دروازہ کھٹکھٹائیں۔ حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں کہ "مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔"

(متی باب ۷ آیت ۷)

پس خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت ہے۔ ایک معمولی آدمی جس کے پاس تھوڑے سے پیسے ہوتے ہیں جب کوئی فقیر اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ بھی اس کے پیالہ میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے اور

اللہ تعالیٰ تو صاحب العرش ہے

اور دنیا جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اگر کوئی اس کا دروازہ اخلاص کے ساتھ کھٹکھٹائے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے پیالہ میں کچھ نہ ڈالے۔ وہ ضرور ڈالے گا اور ضرور اس کو شاد و خرم واپس کرے گا۔ تاکہ وہ اپنے رب کی طاقتوں پر پہلے سے بھی زیادہ ایمان لائے اور دوسرے انسان جن کو خدا تعالیٰ کی طاقتوں پر یقین نہیں انکو خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کر سکے۔ پس

خدا تعالیٰ پر توکل رکھو۔

اور ان ایام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب عمرہ سے مشرف ہوئے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی)

اخویم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اپنے خط محررہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء کے ذریعہ جدہ سے مطلع فرماتے ہیں کہ وہ ۱۷ مارچ کو بیروت سے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ پہنچے اور ۱۸ مارچ کی صبح کو مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور بفضلہ تعالیٰ عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ رستہ میں مسجد حدیبیہ میں دو نفل ادا کئے اور حرم شریف میں علاوہ مسنون نوافل کے خانہ کعبہ کے اندر اول مقام نبوی پر اور پھر تینوں باقی ستونوں میں کھڑے ہو کر نفل ادا کئے۔ عصر کے بعد منیٰ مزدلفہ اور عرفات گئے۔ عرفات میں بھی دعائیں کیں۔ بعد مغرب پھر بیت اللہ کا طواف کیا اور نفل ادا کئے۔ ۱۹ کی صبح کو پھر طواف کیا اور نفل ادا کئے۔ چوہدری صاحب لکھتے ہیں کہ اس کے بعد میں جدہ واپس لوٹا۔ ۲۲ کو بعد مغرب پھر طواف کے لئے مکہ مکرمہ گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعاؤں کا موقعہ اور توفیق بفراغت ملتی رہی۔ اسلام اور احمدیت کے لئے دعا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضور کے خاندان اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے خاص طور پر دعا کی توفیق ملی۔ آج شام (۲۳ مارچ) کو موٹر پر مدینہ منورہ جانے کا انتظام ہے اور پرسوں دوپہر تک وہاں سے واپسی ہے ۲۶ کی صبح کو پھر طواف کے لئے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے۔ اس کے بعد بیروت واپس جانے کا پروگرام ہے۔ اور وہاں سے اسی دن دمشق۔ ۳۰ کو دمشق سے روم اور جنیوا ہوتا ہوا انشاء اللہ ۱۲ اپریل تک ہیگ پہنچ جاؤں گا۔ وباللہ التوفیق

عمرہ اور حج کے لئے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سہولت میسر ہے۔ جدہ میں بحری جہازوں کے لئے اب باقاعدہ بندرگاہ ہے۔ مسافر بندرگاہ میں ہی اترتے ہیں اور بندرگاہ سے ہی سوار ہوتے ہیں بازار اور سڑکیں صاف اور فراخ ہیں۔ پانی بافراط ہے۔ جدہ سے مکہ کی سڑک عمدہ ہے اور ۴۵ میل کا سفر سوا گھنٹے میں طے ہو جاتا ہے۔ سڑک پر دن رات آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ کسی قسم کا خوف اور دقت نہیں۔ جدہ اور مدینہ کی سڑک سنا ہے بہت اچھی ہے۔ موٹر کا سفر پانچ گھنٹہ میں طے ہو جاتا ہے۔ مکہ سے منیٰ مزدلفہ اور عرفات تک تین چار چوڑی سڑکیں بن چکی ہیں۔ پانی کا عمدہ انتظام ہے۔ حرم شریف کی توسیع کے لئے ارد گرد کے مکانات خرید کر گرائے جا چکے ہیں۔ اور توسیع کا پروگرام زیر تکمیل ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سے دکانیں اٹھا دی گئی ہیں۔ اور گاڑیوں اور موٹروں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔ اوپر چھت ڈال دی گئی ہے اور نیچے فرش کرنے کا پروگرام ہے۔ حرم شریف کے اندر اکثر حصہ میں سنگِ مرمر کا فرش ہو چکا ہے۔ صرف تھوڑا سا حصہ باقی ہے۔ توسیع کے سلسلہ میں زمزم کو پیچھے ہٹانے کا فیصلہ ہے۔

چوہدری صاحب اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ میں نے نوافل کے متعلق یہ معمول رکھا ہے کہ حرم شریف میں داخل ہونے پر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان دو نفل۔ پھر طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو نفل۔ پھر حطیم اور خانہ کعبہ کے درمیان دو نفل۔ پھر حطیم اور رکن یمانی کے درمیان دو نفل۔ سب سے زیادہ رقت کے ساتھ دعا کرنے کا موقعہ ملتزم کے مقام پر یعنی بیت اللہ کے دروازہ کے نیچے میسر آتا رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے چوہدری صاحب کا عمرہ اور ان کی دعائیں قبول فرمائے اور دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔ نیز خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو اولاد نرینہ سے نوازے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا بشیر احمد ربوہ

۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء

درخواست دعا

عرصہ چار سال سے میری بیوی کی صحت خراب چلی آ رہی ہے۔ متواتر علاج کروانے سے بھی اصل تکلیف رفع نہیں ہوئی۔ اس مبارک مہینے میں جب کہ کثرت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ میں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار بشارت احمد بشیر

احباب جائزہ لیں!

کہ آپ نے اپنی جماعت کے بچّوں کی صحیح دینی تربیت کیلئے کیا انتظام کیا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی انتظام موجود نہیں تو اولین فرصت میں اطفال کی تنظیم قائم کر کے کسی بزرگ کو اُن کا مربّی مقرر کر دیں

(مہتمم اطفال)

ضرورۃ الامام کے امتحان میں شمولیّت کیلئے اپنا نام بھجوا دیجیگا

قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر سے واپسی

جماعتوں اور احباب کا شکریہ

(از مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کراچی اور سندھ میں ایک ماہ قیام فرمانے کے بعد ۱۷ مارچ کو ناصر آباد سے روانہ ہوئے۔ ۱۶ مارچ کو رات کا کھانا جماعت احمدیہ ناصر آباد کی طرف سے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کو پیش کیا گیا۔ اور ۱۷ مارچ کو صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب نے پیش کیا۔

۱۷ مارچ کو حضور نے روانگی سے قبل ظہر و عصر کی نمازیں مسجد ناصر آباد میں جمع کر کے پڑھائیں اور ڈیڑھ بجے حضور بذریعہ کار سٹیشن پر تشریف لے آئے۔ حضور کی مشایعت کے لئے جماعت احمدیہ کنری کے احباب، اسٹیٹس کے مینجر صاحبان اور دیگر کارکنان بھی ناصر آباد پہنچ گئے تھے اور اکثر ان میں سے حیدر آباد تک الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے۔ گاڑی آنے تک حضور احباب جماعت کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے اور پھر حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ گاڑی آنے پر احباب نے قافلہ کو سوار کرانے میں امداد دی اور نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ حضور کو الوداع کیا۔ کنری کے چند خدام کنجیجی سے حیدر آباد تک حضور کی حفاظت کے سلسلہ میں ہم سفر رہے۔ میرپور خاص میں مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور جملہ افراد قافلہ کو ناشتہ پیش کیا۔ اسی طرح رات کا کھانا بھی مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب کی طرف سے ہی پیش ہوا۔ سندھ کے قیام کے دوران میں مکرم ڈاکٹر صدیقی صاحب میرپور خاص نے اپنی کار بھی حضور کے استعمال کے لئے دے رکھی تھی۔

حیدر آباد کے اسٹیشن پر مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب اور جماعت احمدیہ حیدر آباد کے دوستوں کے علاوہ کراچی سے بھی کئی دوست آئے ہوئے تھے۔ جن میں مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب۔ اور کوثر صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں جنہوں نے کمپارٹمنٹ ریزرو کرانے میں بہت امداد دی۔ ڈاکٹر صدیقی صاحب بھی میرپور خاص سے حیدر آباد تک تشریف لائے۔ آپ بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ کنجیجی سے حیدر آباد تک اور پھر آگے ریزرویشن کے سلسلہ میں انہوں نے بھی بہت امداد کی۔ حضور نے حیدر آباد کے اسٹیشن پر سب دوستوں کو شرف زیارت بخشا اور پھر کچھ دیر ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ آخر چناب ایکسپریس کے آنے پر حضور اپنے ڈبہ میں سوار ہو گئے۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کراچی کے خدام نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور قافلہ کے ہم سفر اصحاب کو بآرام سوار کرانے اور تمام سامان کی حفاظت دکھوانے میں نہایت اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا۔ اور تعاون باہمی کا انہوں نے شاندار نمونہ پیش کیا۔ جماعت احمدیہ کراچی کے خدام اور ان کے محترم قائد دلی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے قیام کراچی کے دوران میں بھی اور پھر حیدر آباد سے گاڑی تبدیل کرانے میں بھی قیمتی خدمات سرانجام دیں اور ہر قسم کے آرام اور سہولت کا خیال رکھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حیدر آباد کے خدام بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے حضرت اللہ پاشا صاحب کی زیر قیادت حضور کے سندھ اسٹیٹس کے سفر کے موقعہ پر قافلہ کے افراد کو بسہولت گاڑی میں سوار کرانے میں امداد دی اور حضور کی حفاظت کے لئے رات کے وقت پہرہ کا انتظام کیا۔ اسی طرح واپسی پر بھی ہر ممکن امداد پہنچا کر اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا۔ حضرت اللہ پاشا صاحب معہ چند خدام حضور کے استقبال کے لئے میرپور خاص تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اسی طرح مکرم قاضی عبد الرحمٰن صاحب باندھی بھی حضور کے کراچی تشریف لے جاتے ہوئے نوابشاہ سے کراچی تک حضور کی حفاظت کے لئے ساتھ گئے۔ اسی طرح واپسی پر بھی حیدر آباد سے روہڑی تک تشریف لائے۔

۱۸ مارچ کو صبح کا ناشتہ مکرم بشیر احمد خان صاحب خانیوال نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کو پیش کیا اور دوپہر کا کھانا جماعت احمدیہ ملتان شہر کی طرف سے پیش کیا گیا۔ سہ پہر کا ناشتہ جماعت احمدیہ گوجرہ نے پیش کیا۔

اس سفر میں حضور کی زیارت اور ملاقات کے لئے مختلف سٹیشنوں پر جماعت احمدیہ کے احباب بڑی کثرت سے تشریف لاتے رہے۔ چنانچہ خانپور، لیاقت پور، ڈیرہ نواب، سماسٹہ، بہاولپور، لودھراں، ملتان، خانیوال، عبد الحکیم، شورکوٹ روڈ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گوجرہ اور لائل پور میں مقامی جماعتیں حضور کے استقبال کے لئے موجود تھیں۔ احمدی خواتین اور بچے بھی کثرت کے ساتھ حضور کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ربوہ گاڑی ساڑھے سات بجے شام ربوہ پہنچی۔ جہاں مقامی جماعت کے احباب نے حضور کا شاندار استقبال کیا اور پھر حضور کار میں سوار ہو کر قصر خلافت میں تشریف لے آئے۔

یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر ڈویژن حیدر آباد۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر ڈویژن خیرپور اور مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب امیر ڈویژن بہاولپور بھی حضور کے ساتھ اپنے اپنے حلقہ میں ہم سفر رہے۔

اس سفر کے دوران میں جن جماعتوں اور افراد نے حضور اور حضور کے اہل بیت اور خدام کے آرام کا خیال رکھا اور مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے۔ میں ان تمام جماعتوں اور افراد کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کو اپنی برکات اور انعامات سے بہرہ ور فرمائے۔

احمدیہ مسلم مشن سیلون کے متعلق

گورنمنٹ سیلون کا مستحسن اقدام

(از جناب ناظر صاحب امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

احمدیہ مسلم مشن سیلون کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہاں جماعت احمدیہ کے ایک مخالف گروہ نے حکومت کے افسران سے مل کر اور ان کے اثر و رسوخ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر سیلون میں مقیم ہمارے مبلغ کے لئے پریشانی پیدا کی اور جماعت کے خلاف پراپیگنڈا کیا۔ نظارت ہذا میں اطلاع موصول ہونے پر حکومت سیلون کو اور خاص طور پر انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ منسٹری کو مناسب کارروائی کے لئے لکھا گیا۔ وہاں سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا ہے۔

"بخدمت جناب برکات احمد صاحب راجیکی جماعت احمدیہ قادیان مشرقی پنجاب

جناب عالی! آپ کی چٹھی مؤرخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۷ء موصول ہوئی۔ جو آپ نے آنریبل وزیر صاحب (محکمہ براڈ کاسٹنگ و اطلاعات) کی خدمت میں بھجوائی ہے مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ آپ کو مطلع کروں کہ اس تعلق میں مندرجہ ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(۱) افسر متعلقہ کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے۔

(۲) ڈائرکٹر جنرل براڈ کاسٹنگ کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس قسم کی بات دوبارہ نہ ہونے پائے۔

(۳) ڈائرکٹر جنرل براڈ کاسٹنگ قبل ازیں سیکرٹری صاحب سیلون احمدیہ مشن کی خدمت میں معذرت نامہ بھجوا چکے ہیں کہ افسوس ہے کہ سیلون ریڈیو سے ایسی بات نشر ہوئی ہے جس سے آپ کو صدمہ پہنچا ہے۔

آپ کا مخلص

(دستخط) مستقل سیکرٹری"

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری سردار محمد صاحب آف اٹھوال چند یوم بیمار رہ کر ۱۳ مارچ ۱۹۵۸ء کو دیہہ نمبر ۸ انگیراج تحصیل سکرنڈ ضلع نوابشاہ میں فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز مرحوم کا جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

چوہدری فرزند علی دیہہ نمبر ۸ انگیراج ضلع نوابشاہ سندھ

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کے چندہ مجلس کا سہ ماہی جائزہ

سالِ رواں کی پہلی سہ ماہی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے مالی جائزہ کی پوزیشن حسب ذیل ہے

(۱) پشاور ڈویژن :-

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- کیمبل پور
۲- بجٹ سے کم " " " :- پشاور- رسالپور-
۳- بغیر بجٹ " " " :- بالاکوٹ
۴- نادہند مجالس :- شیخ محمدی- پبی- مردان- نوشہرہ- ٹوپی- ایبٹ آباد- مانسہرہ- پچند- واہ کینٹ- کسران- مندوال-

(۲) ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن :-

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- ×
۲- بجٹ سے کم " " " :- ×
۳- بغیر بجٹ " " " :- بنوں- داؤدخیل-
۴- نادہند مجالس :- ڈیرہ اسماعیل خان- کوہاٹ- پادہ جنار- میانوالی- بھکر- لیاقت آباد- چک ۳۷- ایم- ایل-

(۳) راولپنڈی ڈویژن :-

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- خوشاب- چک ۱۱۶ جنوبی- جوہر آباد
۲- بجٹ سے کم " " " :- سرگودھا-
۳- بغیر بجٹ " " " :- گوجر خان- گجرات- رسول-
۴- نادہند مجالس :- راولپنڈی- مری- چھنگا بنگیال- جہلم- چکوال- کھیوڑہ- چک جمال- دوالمیال- محمود آباد- ترکی- رتوچھ- کلر کہار- خانپور- کھاریاں- سعد اللہ پور- شیخ پور- گولیکی- فتح پور- ننکرالی- چک سکندر- دیونہ ملاجرہ- لنگے- سدوکے- چونڈا نوالی- گمبیٹ- دھیر کے کلاں- لالہ موسیٰ- کھوکھر غربی- منڈی بہاؤالدین- ٹھونگ تہال- دوھراسے- بلانی- ہیلاں- دجعرہ- پنڈی لالہ- مرالہ- کالرا دیوان سنگھ- شادیوال خورد- بھیرہ- چک ۹۹ شمالی- چک ۳۳ جنوبی- چک ۳۵ جنوبی- چک ۸۰ جنوبی- تخت ہزارہ- چک ۳۰ جنوبی- چک ۳۸ جنوبی- چک ۴۶ جنوبی- چک ۱۱ جنوبی- چک ۹ پنیار شمالی- گھوگھیاٹ- چک ۹۸ شمالی- روڈہ- چک ۳ جنوبی- کوٹ مومن- بھابڑہ عبدا درک- بھان جوئیہ- ادرحمہ- دودہ- چک ۱۲۴ جنوبی- مٹھا ٹوانہ- نصیر پور خورد- مجوکہ- چک ۴۹ شمالی- چک ۸۶ شمالی- چک ۹ شمالی- چک ۸۰ شمالی- چک ۱۸ جنوبی- چک ۳۹ آئی بی- ٹھٹھہ جویا- قائد آباد- چک ۴ ایم بی- چک ۲ ٹی ڈی اے- بھابڑہ- چک ۹۸ شمالی- شاہ پور صدر- چک ۹۴ جنوبی- سلانوالی- چک ۱۵۲ شمالی- پیرو- چک ۴۶ شمالی-

(۴) لاہور ڈویژن :-

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- تلونڈی کھجور والی- گرمولا ورکاں-
۲- بجٹ سے کم " " " :- گنج- بدوملہی- جھنڈو ساہی- گوجرانوالہ- گکھڑ- ننکانہ صاحب-
۳- بغیر بجٹ " " " :- لاہور- ہانڈو- مانگٹ اونچے- پیر کوٹ ثانی- کلیال-
۴- نادہند مجالس :- لاہور چھاؤنی- قصور- بابا پیلو- پتوکی- بڑیارہ- راستے عنڈ- کماس- چک ۲۴ دھپ سڑکی- سیالکوٹ شہر- سیالکوٹ چھاؤنی- ڈسکہ- پسرور- نارووال- بھڈال- بیروچک- چونڈہ- کوٹ کرم بخش- مگوہد پور- داتہ زیدکا- مانگا چانگریاں- گھٹیالیاں- کلاسوالہ- قلعہ صوبہ سنگھ- بہلولپور- چندے کے مگونے- کھوکھی- بھڑیانوالہ- ملیانوالہ- دلیوکے- کنجروڑ- جھنڈا جومیاں- ڈنڈا پینڈ- کھرولیاں- ڈگری گھمناں- مالوکے بھگت- کوٹ آغا- کوٹ دوال- گھلوٹیاں کلاں- ظفروال- بھاگووال- پنڈی بھاگو- موسے والہ- ٹھروہ- گھنوکے ججہ- سدھ کرم سنگھ- عزیز پور ڈگری- صابو بڈھار- دھرگ- پمپ احمد آباد- بسانوالہ- بھوپال والہ- ڈیریانوالہ- ساہووال- کھیوہ باجوہ- کنگوالی- چوہڑ منڈہ- ہندی پور- ترسکہ ساہیاں- میانوالی سندھواں- ترگڑی- سوہلن سکے- حافظ آباد- وزیر آباد- تلونڈی راہوالی- ککاکولو- مدرسہ چٹھہ- پیرکوٹ اول- سہاوا- منڈیالہ وڑائچ- پنڈی بھٹیاں- فیروز والہ- پریم کوٹ- بھاکا بھٹیاں- خوجیانوالی- ڈہرانوالی- اکال گڑھ- قیام پور- جھڑی شاہ رحمان- پھلوکے- شیخوپورہ- چک ۱۰ ابھور- سانگلہ ہل- چوہڑ کانہ- پنڈی چری- بھینی شرقپور- چک ۱۷ ابھور- ڈھیر ملکاڑہ- مبدوالہ- چک ۳۳ دھاروال- چک ۹۹ اگرسولا- کرتو- چاند پور- چک ۷۹ پھامبوالی- کوٹ سوندھا- کھیمکاں- نانو ڈوگر- چک ۵ رتی- چک ۵۳/۳- آنبہ- کجر- کوٹ پیورہ

(۵) ملتان ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- لائل پور- چک ۱۲۱ گوکھووال- عملہ ریلوے برج ورکس ملتان چھاؤنی
۲- بجٹ سے کم " " :- ربوہ- ملتان چھاؤنی- بوریوالہ
۳- بغیر بجٹ " " :- چک ۲۹۶ جیچھاپور- لودھراں- چک ۵ درکھانہ
۴- نادہند مجالس :- جھنگ شہر- جھنگ صدر- چنیوٹ- احمد نگر- ڈاور- گگی نو شورکوٹ- چک $\frac{97}{ج ب}$- کوٹ سلطان- جھل بھٹاں- گھوڑی وال- چاہ کوروالہ- ٹھٹھہ سندال- چاہ لڑیانہ- لالیاں- چک جھمرہ- چک $\frac{55}{}$ گ ب- چک ۵۶ گ ب- چک ۱۰۹ نرائن گڑھ- چک ۲۷۵ کرتا پور- چک ۵۲۵ گ ب- گوجرہ- چک ۳۳۲ دبوجی- چک ۳۳۴ دھیرکے- چک ۸۸ میانہ- جڑانوالہ- چک ۸۹ رتن- چک ۴۰ مرشمیرروڈ- چک ۹۶ صریح- چک ۱۱۲ کلال- چک ۱۹۵ جنڈانوالہ- چک ۱۵۵۹ احمد آباد- چک ۲۷ کلاں سمندری- چک ۷۵- چک ۲۷۶ گوکھووال- چک ۳۱۲ کمقووالی- چک ۲۱۹ ملوٹیانوالہ- چک ۲۱۹ گنڈا سنگھ- چک ۸۶ لیسلاں- چک ۷ سنتوکھ گڑھ- چک ۵ گھیار کلاں- چک ۵۰ مٹھیانہ- چک ۳۰ ج ب- چک ۲۷۸ تیرکا- چک ۴ گ ب- چک ۳۶ گ ب- چک ۴۹ الاٹھیانوالہ- چک ۷/۷ ٹھٹھہ کالو- چک ۲۹۷ ج ب- چک ۲۰۹ لودھی ننگل- چک ۳۴۲ کلیانپور- چک ۲۹۵ بیریانوالہ- چک ۳۰۶ گ ب- چک ۴۲۵ قادر آباد- چک ۵۲۸ مانووالہ- چک ۳۴۱ گ ب- چک ۵۲ گ ب- چک ۸۳۳ گ ب- چک ۴۹ گ ب- چک ۳۰۰ ج ب- چک ۲۶۶ کوڑیانوالہ- چک ۴ بیدیانوالہ- چک ۴۸ گ ب- چک ۸۶ ج ب- چک ۴۹ ج ب- چک ۱۱ ج ب- چک ۱۰۹ رودہ- چک ۲۸۷ بلاسور- چک ۴۰ کھیم سنگھ- منٹگمری- اوکاڑہ- عارف والہ- حویلی لکھا- چک $\frac{55}{}$- چک ۵۴۲- چک $\frac{6}{11}$- صدر گوگیرہ- چک $\frac{30}{11}$- چک ۲۶۰ ای بی- ملتان شہر- خانیوال- ڈنگیا پور- چک ۹۱ محمود آباد- چک ۳۴۵ ای بی- حسن پور جدارانی- چاہ احمد نوالہ- جہانیاں- نیل کوٹ- چاہ بھاگووالہ- چک $\frac{266}{W.B}$- چاہ جیون سنگھ- علی پور- کبیروالہ- چک $\frac{23}{W.B}$- دہاڑی- پنڈی دیوان سنگھ- چک $\frac{17}{10-R}$- چک $\frac{44}{ای بی}$- چک $\frac{173}{W.B}$

(۶) بہاولپور ڈویژن

۱- سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس :- اوچ شریف
۲- بجٹ سے کم " " :- بستی سرانی چک ۱۶۶ نہر مراد
۳- بغیر بجٹ " " :- بستی رنداں- بہاول پور- بہاولنگر- خانپور
۴- نادہند مجالس :- مظفر گڑھ- لیہ- علی پور گھلواں- بیٹ قائم شاہ- شہر سلطان- بیراج کالونی تونسہ- چک ۹۳ ٹی ڈی اے- ڈیرہ غازیخاں- کوٹ قیصرانی- بستی سندرانی- شادن لنڈ- گل گھوڈو- چاہ اسماعیل والہ- بیٹ چین والہ- حاصل پور- چک ۴۸ الف- چک ۱۶۰ نہر فتح- چک ۱۰۳ نہر فتح- چک ۱۶۹ نہر مراد- احمد پور شرقیہ- چک ۱۴ نہر مراد- چک ۹ بی نور پور- چک ۱۶۸ نہر مراد- چک $\frac{223}{9-R}$- چک $\frac{169}{7-R}$- چک $\frac{103}{4-R}$- چک $\frac{102}{4-R}$- چک $\frac{93}{4-R}$- چک $\frac{167}{7-R}$- چک $\frac{191}{7-R}$- چک $\frac{55}{4-R}$- چک $\frac{76}{4-R}$- چک $\frac{160}{7-R}$- چک $\frac{327}{H-R}$- چک $\frac{103}{4-R}$- فورٹ عباس- رحیم یار خاں- بستی جھنڈے خاں جھول- چک ۶۵/پ- لیاقت پور- چک ۱۰۶/پ- چک $\frac{20}{H-P}$- چک $\frac{47}{P}$- چک ۱۲۰/پ- چک ۱۰/پ- چک ۴۵/پ

(۷) خیرپور ڈویژن:۔

۱۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ روہڑی

۲۔ بجٹ سے کم " " :۔ سکھر۔ نواب شاہ

۳۔ نادھندہ مجالس:۔ گوٹھ ننھے خاں۔ کرنڈی۔ جمال پور۔ گوٹھ علی محمد۔ شکارپور۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ۔ باڈہ۔ انور آباد۔ کنڈیارو۔ گوٹھ نور محمد۔ گوٹھ شاہ دین۔ گوٹھ امام بخش۔ کوٹ مولا بخش۔ قمر آباد۔ مورو۔ چک ۲۱ دوہ۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم۔ طالب آباد۔ دریا خاں مری۔

(۸) حیدرآباد ڈویژن:۔

۱۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ کنری

۲۔ بجٹ سے کم " " :۔ حیدرآباد چک ۲۷۰ الف

۳۔ بغیر بجٹ " " :۔ ×

۴۔ نادھندہ مجالس:۔ بدین۔ ٹنڈو الہ یار۔ نوال کوٹ احمدیاں۔ پنجبر۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ ظفر آباد ڈنگا۔ ظفر آباد ولابینی۔ کوٹ احمدیاں۔ جاڑیاں۔ سینجر چانگ۔ سانگھڑ۔ رادھن۔ دادو۔ جوہی۔ بنی سرروڈ۔ میرپور خاص۔ جیس آباد۔ ڈگری۔ نوکوٹ شہر۔ نور نگر فارم۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ کوٹ عبداللہ۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ محمود آباد اسٹیٹ۔ چک ۱۹۵۔ چک ۱۵۱۔

(۹) کراچی ڈویژن:۔

۱۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ کراچی

۲۔ بجٹ سے کم " " :۔ مالیر کینٹ

۳۔ بغیر بجٹ " " :۔ ڈرگ روڈ

(۱۰) کوئٹہ ڈویژن

۱۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ ×

۲۔ بجٹ سے کم " " :۔ کوئٹہ

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نیند اڑانے والی مشین

ماسکو کی اطلاعات میں بتایا گیا کہ روسی سائنس دانوں نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جس کے ذریعہ نیند اڑائی جا سکتی ہے۔ یہ مشین بجلی سے چلتی ہے۔ اس نو ایجاد مشین سے سونے کے اوقات میں چار سے پانچ گھنٹوں کی کمی ہو جائے گی۔ انسان کو کام کرنے سے جو تھکاوٹ ہو جاتی ہے اس مشین کے ذریعہ اسے بھی دور کیا جا سکے گا۔ نیند کا وقت صرف دو گھنٹے رہ جائے گا لیکن اس کم خوابی سے صحت پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

پلاسٹک کا دل

امریکہ کا مشہور سرجن ڈاکٹر چارلس ہفنیگل جنہوں نے قلب کی جراحی کے لئے پلاسٹک کا والو ایجاد کیا تھا۔ اب پلاسٹک کا دل بھی تیار کر رہا ہے جس کا تجربہ پہلے جانوروں پر کیا جائے گا

ڈاکٹر موصوف نے بتایا کہ وہ ایک طویل عرصے سے ایک ایسا مصنوعی دل تیار کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو ایسے مواقع پر استعمال کیا جا سکے جب انسان کا دل جراحی کے ذریعے درست ہونے کے قابل نہیں رہتا۔ ڈاکٹر ہفنیگل نے ۱۹۵۳ء میں جو والو ایجاد کیا تھا وہ اب تک چار سو آدمیوں کے دلوں میں کامیابی کے ساتھ فٹ کیا جا چکا ہے

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اہم طبی معلومات

کم وزن مریضوں کیلئے

امریکی جنگ آزمودہ سپاہیوں کی انجمن کی اطلاع کے مطابق امریکہ میں ایک ایسی دوا ایجاد کی گئی ہے جس کے استعمال سے ان لوگوں کا وزن بیس پونڈ تک بڑھ سکتا ہے جو کم وزن ہونے کے پرانے مریض ہیں۔ اس دوا کا نام "نلیوار" ہے اور جس کو شکاگو کی ایک دوا ساز کمپنی "جی ڈی سیرلے اینڈ کو" نے تیار کیا ہے۔ تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس دوا کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے۔ اور صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس دوا سے کسی قسم کا برا اثر نہیں ہوتا۔

زخموں کی مرہم پٹی مفید نہیں

لاس اینجلز کے ڈاکٹر اہال جی میک ڈانلڈ نے انکشاف کیا ہے کہ ایک صدی سے زخموں کی مرہم پٹی کا جو طریقہ چلا آرہا ہے وہ غلط اور نقصان رساں ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف جراحی زخموں میں غلط ہے۔ بلکہ بڑے خطرناک۔ زخموں میں زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے

ڈاکٹر موصوف نے جو کیلی فورنیا میں سرجری کے پروفیسر ہیں۔ امریکن کالج آف سرجنز کے ایک جلسے میں یہ دعوے کرتے ہوئے زخم کو بالکل کھلا رکھنے اور پچکاری سے مواد کو کھینچنے کے طریقے کی وکالت کی اور اسے سائنسی نقطۂ نظر اور اپنے تجربات سے صحیح ثابت کیا۔ آپ نے اپنے تین سالہ تجربات کے نتیجے میں بتایا کہ اس نئے طریقے سے بڑے سینے کے آپریشن میں اکیس دن کے اندر زخم مندمل ہو گیا یہ تجربات ۶۱ اور ۰بہ سے زائد مریضوں پر کئے گئے۔ اس کے برخلاف کئی ایسے مریضوں کا زخم جن کے سینے کا اپریشن ہوا تھا۔ تین تین ماہ تک مرہم پٹی کرنے سے مندمل نہیں ہوا۔ اس سے زیادہ حیرت انگیز نتائج جانگھ کے اپریشن میں حاصل ہوئے۔

اینٹی بایوٹک۔ جراثیم پھیلانے کا سبب

آج کل عام طور پر جراحی امراض میں اینٹی بایوٹکس کا استعمال بطور حفظ ماتقدم کیا جاتا ہے۔ لیکن حالیہ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ اس طرح جراثیم اور زیادہ پھیلتے جا رہے ہیں ان دواؤں کے استعمال سے زخم میں جراثیمی سرایت زیادہ ہو جاتی ہے اور زخم کی پیچیدگیاں شدت اور مقدار میں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ مغربی محققین کا بیان ہے۔ جن زخموں میں یہ سحر کار دوائیں بطور حفظ ماتقدم دی گئیں وہ ۵ سے ۹ فیصدی کی شرح سے صحت یاب ہوئے اور جن کو یہ دوائیں استعمال نہیں کرائی گئیں ان میں صحت یابی کی شرح ۲ ر ۲ فیصدی رہی۔ اس کے علاوہ ان زخموں میں پیپ وغیرہ بھی زیادہ پیدا ہو گئی

برقی عضلات کی تیاری

برطانوی سائنس دانوں نے ایک "برقی عضلہ" ایجاد کیا ہے۔ اس طرح معذور افراد اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق مصنوعی ہاتھ کی انگلیوں کو حرکت میں لا سکیں گے۔ اس برقی عضلہ کے ذریعے دماغ اور مصنوعی اعضاء میں رابطہ بھی پیدا کر دیا گیا ہے سائنس دانوں کا بیان ہے کہ اس ایجاد سے جراحی امراض یا حادثات سے دوچار ہونے والوں کو بہت آرام اور سکون میسر ہو گا۔ اور یہ ایجاد بہت جلد عام ہو جائیگی

قلب تبدیل کر دیا گیا

لندن کے مشہور گائز ہسپتال میں ۴۳ سالہ ایڈورڈ ٹیلفر کے قلب کا کامیاب اپریشن کیا گیا۔ جو اپنی نوعیت کا پہلا اپریشن تھا۔ یہ اپریشن سر رسل بروک اور بارہ دوسرے ڈاکٹروں نے انجام دیا۔ اس اپریشن میں قلب کو نکال کر درست کیا گیا اور پھر اس کو تبدیل بھی کر دیا۔ مسٹر ٹیلفر ایک گاؤں نیوٹن کے دوکاندار ہیں۔ پیدائشی طور پر ان کے قلب میں سوراخ پایا جاتا تھا۔ ابھی حال میں ڈاکٹروں نے متفقہ فیصلہ دیا تھا کہ شرائین رفتہ رفتہ بند ہو رہی ہیں اور وہ چھ ماہ سے زائد زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ چنانچہ مسٹر ٹیلفر آپریشن کے لئے تیار ہو گئے۔ گائز ہسپتال میں ان کا اپریشن کیا گیا۔ ۴ گھنٹے تک دل بے حرکت رہا۔ اور ان کا قلب نکال لیا گیا شرائین جوڑ دی گئیں۔ اس اپریشن کو ٹیلی ویژن پر دکھا دیا گیا۔ اور میڈیکل ریکارڈ کے لئے ایک فلم تیار کر لی گئی۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ ربوہ تشریف لے آئے

آپ کے ہمراہ نومسلمہ خاتون مس پرٹ بھی یہاں آئی ہیں

اہل ربوہ کی طرف سے ریلوے اسٹیشن پر پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ــ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ مورخہ ۲۹ مارچ کی شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لے آئے آپ یہاں مع اہل و عیال چند ماہ کی رخصت پر مرکز سلسلہ میں واپس آئے ہیں۔ علاوہ ازیں نومسلم خاتون مس ایس۔ ایم۔ پرٹ بھی مرکز سلسلہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے آپ کے ہمراہ آئی ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر اپنے مجاہد بھائی اور نومسلم بہن کا پرجوش و پرتپاک خیر مقدم کیا۔

محترم شیخ صاحب سب سے پہلے ۱۹۳۴ء میں اکیلے ہی مشرقی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ گزشتہ چوبیس سال میں وہاں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خاص توجہ اور آپکی انتھک مساعی کے نتیجے میں نیروبی، دارالسلام، کمپالا، ممباسہ، ٹبورہ اور دوسرے بڑے بڑے شہروں میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں اور اسوقت وہاں ایک درجن کے قریب مبلغین کرام فریضۂ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں جن میں بعض افریقن مبلغین بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ان سب شہروں میں عظیم الشان مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں اسوقت وہاں جماعت کی طرف سے انگریزی، سواحیلی اور لوگنڈا زبانوں میں تین اچھے معیاری اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔ نیز سلسلہ کی متعدد کتب کے افریقی زبانوں میں تراجم کے علاوہ سواحیلی زبان میں آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ شائع کیا ہے جسے وہاں بہت مقبولیت حاصل ہے۔ اسی طرح لوگنڈا زبان میں بھی قرآن مجید کا ترجمہ مکمل ہو چکا ہے جسے انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائیگا۔

ہماری نومسلم بہن مس ایس۔ ایم۔ پرٹ جنوبی افریقہ کی رہنے والی ہیں۔ آپ نے نائیجیریا مغربی افریقہ میں اسلام قبول کیا تھا۔ آپ ایک نامی اخبار نویس ہیں اور وہاں کے اخبارات میں اسلام پر متعدد مضامین شائع فرما چکی ہیں۔ نائیجیریا سے آپ مشرقی افریقہ تشریف لے آئی تھیں اور اب مرکز سلسلہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیارت سے شرفیاب ہونے کیلئے ربوہ تشریف لائی ہیں۔

ربوہ میں "یوم مسیح موعودؑ" کی بابرکت و مقدس تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

سیاسی انحطاط دور ہونا شروع ہوا۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اسلام اور احمدیت کے مستقبل کے متعلق حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر ایک پرجوش اور ولولہ انگیز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے دوران فضا باربار نعرہ ہائے تکبیر اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "بیعت کا مفہوم اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا اور اس طرح احباب جماعت کو خدمت اسلام کے ضمن میں ان کے اہم ترین فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق کو واضح فرمایا اور اس کے زندہ اور عملی ثبوت کے طور پر آپ نے اشاعت و اعلائے اسلام کے اس جوش اور تڑپ کو پیش کیا جو حضور علیہ السلام کے دل میں موجزن تھی۔ اور جس کے زیر اثر حضور نے وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا کہ جو دنیا کے کونے کونے میں اسلام کے جھنڈے کو سربلند کرنے کا موجب بنا ہوا ہے۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند مقام اور آپ کے عظیم الشان علمی معجزات پر ایک مبسوط تقریر کی جس کے آخر میں آپ نے احباب جماعت کو علمی اور عملی لحاظ سے ایسا نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی کہ جو انہیں آخری زمانہ کے عظیم الشان مصلح کا حقیقی پیرو بننے اور صحیح معنوں میں اس کے بابرکت دامن کے ساتھ وابستہ ہونے کا اہل بنا سکے۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر محلہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دوستوں کو خاص طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے اور اسلام کی ترقی اور غلبہ کی تکمیل کے لئے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

چنانچہ بعد ازاں ایک پرسوز اجتماعی دعا ہوئی جو صاحب صدر مکرم شمس صاحب نے کرائی اور اس طرح یہ بابرکت جلسہ ساڑھے دس بجے بخیر اختتام پذیر ہوا۔

دوران جلسہ میں محمد اکبر صاحب افضل اور حامد احمد خاں صاحب ابن مکرم نواب محمد احمد خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف نظمیں اور چوہدری شبیر احمد صاحب اور محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضور علیہ السلام اور احمدیت کی شان میں محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں جن سے حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔